Chapter 77 **سورۃ المرسلٰت** Those which are sent to reveal facts and realities

آیات 50

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ۙ﴿۱﴾

1-(اور اے رسولؐ! نوعِ انساں کو آگاہ کر دو کہ) وہ مرسلٰت یعنی وہ قوتیں جو متواتر بھیجی جاتی ہیں اُنہوں نے حقائق اور غیر حقائق کو علیحدہ علیحدہ کر کے اُن پر اپنے آپ کو گواہ بنا رکھا ہے (کیونکہ) وہ ہر شے اور ہر حقیقت کی پہچان رکھتی ہیں (عُرفاً)۔اس لئے وہ تمام پیدا ہونے والے حقائق پر شاہد ہوتی ہیں یعنی نگاہ رکھتی ہیں۔

(**نوٹ**:مُرسلٰت:''یعنی بھیجے جانے والی'' مگر اس آیت میں یہ نہیں بتلایا گیا کہ یہ قوتیں کیا ہیں۔البتہ یہ فرشتے یا روح بھی ہو سکتے ہیں۔یا ہوائیں و آندھیاں بھی ہو سکتی ہیں۔اور ''وٙ'' کا حرف قرآن میں بعض مقامات پر قسم کے لئے استعمال ہوا ہے جیسے 103/1 میں ہوا ہے۔اور اس آیت میں بھی قسم کے طور پر استعمال ہوا ہے۔قسم کا مطلب غلط اور صحیح حقائق کے درمیان گواہ ہونا یا شاہد ہونا یعنی نگاہ رکھنا ہوتا ہے)۔

فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۙ﴿۲﴾

2-پھر وہ ایسا کرتی ہیں کہ جن میں آگے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کی صلاحیت نہیں ہوتی انہیں خس و خاشاک کی طرح اڑا کر دُور پھینک دیتی ہیں یوں کہ جیسے دانے کو بھُوسے سے الگ کر دیا جاتا ہے۔

(**نوٹ**:العصف کا مادہ (ع ص ف) ہے۔اس کے بنیادی معنوں میں:کھیتی کی سبزی جو نشوونما سے پھل پھُول کر بڑھ رہی ہوتی ہے۔غلے کے دانوں کے اوپر جو چھلکا ہوتا ہے اس کے بھُوسے کو بھی کہتے ہیں۔وہ دانے جو چھلکے کے اندر ہوں۔وہ ہوائیں جو خشک پتوں کے چُورے کو اڑا کر لاتی ہیں۔غبار اور خس و خاشاک کو اڑا کر لے جانی والی آندھیاں وغیرہ۔آیت میں دیا گیا مطلب بھی انہی مطالب سے لیا گیا ہے)۔

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ۙ﴿۳﴾

3-اور قسم ہے (یعنی پھر وہ ان کو جن میں آگے بڑھنے کی صلاحیت ہوتی ہے ان سے علیحدہ کر کے جن میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی) دُور تک پھیلانے والی ہوتی ہیں اور پھر انہیں آگے ہی آگے پھیلاتی چلی جاتی ہیں۔

فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۙ﴿۴﴾

4-چنانچہ اس طرح (وہ ان کو جن میں آگے بڑھنے کی صلاحیتیں ہوتی ہیں انہیں، ان سے) جدا کر کے علیحدہ علیحدہ کرتی چلی جاتی ہیں (جن میں یہ صلاحیتیں نہیں ہوتیں یا کم ہوگئی ہوتی ہیں یا دم توڑ چکی ہوتی ہیں)۔

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵

5-اور پھر وہ یوں سچائیوں کا ادراک کروا کر سبق آموز آ گاہی فراہم کرتی چلی جاتی ہیں۔

(**نوٹ**: ملقیات کا مادہ (ل ق ی) ہے القا بھی اسی سے ہے یعنی کسی سچائی یا بات کا ادراک کر لینا یا کسی میں سچائی کا ادراک پیدا کر دینا۔ ایک دوسرے کے سامنے آنے کو بھی کہا جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ ذِکْــــراً کا مطلب: یاد۔ سبق آموز آ گاہی اور نصیحت وغیرہ ہیں۔ چنانچہ انہی مطالب سے اس آیت کا مطلب کیا گیا ہے)۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶

6-(اس کے باوجود اگر کوئی) حجتیں اور بہانہ سازیاں کر کے (مٹنا چاہتا ہے تو یہ قوتیں انہیں مٹنے) دیتی ہیں یا جو خطرات سے آگاہ ہو کر بچنا چاہتا ہے (تو ان کے بچنے میں مددگار) ہوتی ہیں۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷

7-(لہٰذا) یہ حقیقت ہے کہ (اللہ کا یہ نظم و نسق ہر وقت گواہی پر ہے کہ اے نوعِ انسان! اللہ نے) جو وعدہٴ (قیامت) تم سے کر دیا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸

8-چنانچہ یہ وہ وقت ہوگا جب ستاروں کی روشنی ختم کر دی جائے گی۔

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹

9-اور یہ وہ وقت ہوگا جب آسمان میں شگاف ہو جائیں گے۔

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰

10-اور یہ وہ وقت ہوگا جب پہاڑوں کو (گرد و غبار بنا کر) اڑا دیا جائے گا۔

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱

11-اور یہ وہ وقت ہوگا جب رسولوں کو وقتِ مقررہ پر جمع کر لیا جائے گا (تا کہ وہ نوعِ انساں پر گواہی دیں کہ انہوں نے نازل کردہ پیغامات پہنچا دیے تھے اور تا کہ بہانہ سازیاں اور حجتیں کرنے والے حجتیں پیش نہ کر سکیں)۔

لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲

12-(اوران پیغامات کونظرانداز کرنے والوں سے پوچھ لیا جائے گا کہ ان احکام وقوانین پرعمل کرنا) کس دن کے لئے ملتوی کر کے رکھ دیا گیا تھا؟

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾

13-(اور پوچھا جائے گا ان سے کہ کیا تم اس لئے ملتوی کرتے رہے) کہ فیصلے کا دن طاری ہو جائے (اور تم اس کا نتیجہ دیکھ لو)۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾

14-لیکن (اے نوعِ انسان) کیا تمہیں ادراک ہے کہ یہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾

15-(یادرکھو یہ فیصلے کا دن) ان لوگوں کے لئے جو اسے جھٹلاتے رہے تباہی وبربادی (والا دن ثابت ہوگا)۔

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾

16-(اور کیا ان لوگوں کے سامنے گزری ہوئی قوموں کی سرگزشتیں نہیں ہیں؟) اور کیا ہم نے ان سے پہلے (اس طرح) کے لوگوں کو تباہ وبرباد کر کے نہیں رکھ دیا تھا؟

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

17-پھران کے بعد دوسری (قومیں) آئیں (اور جب انہوں نے بھی ویسا ہی طرزِ عمل اختیار کیا تو ان کا انجام بھی ویسا ہی ہوا)۔

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

18-یہ بات (کسی خاص قوم سے متعلق ہے نہ کسی خاص دور تک محدود ہے کیونکہ) ہم تمام مجرمین کے ساتھ یہی کچھ کیا کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾

19-(لہٰذا، ایسے مجرموں کے لئے جو فیصلے کے دن کو) جھٹلاتے رہے وہ ان کے لئے تباہی وبربادی والا دن ثابت ہو گا (کیونکہ وہ اس دن کے انکار کی وجہ سے ہی بُرائی پر بُرائی کرتے رہے)۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾

20-(آخرت اور قیامت کے دن سے انکار کرنے والوں سے کہو کہ ذرا تم اپنی پیدائش کے سلسلہ پر غور کرو اور دیکھو کہ تم

کن کن مراحل سے گزرے ہو)۔ کیا ہم نے تمہیں ایسے پانی (یعنی مادۂ تولید) سے تخلیق نہیں کیا جو کم ترین سا تھا۔

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾

21- پھر (اس مادۂ تولید کو) ایک محفوظ جگہ میں ٹھہرائے رکھا۔

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾

22- (اور پھر وہاں وہ) ایک مقررہ پیمانے کے مطابق (نشو ونما پاتا رہا)۔

فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- لہٰذا، ہم نے (تمام اُمور) کے بارے میں پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔ چنانچہ ہمارے مقررہ کردہ پیمانے نہایت عمدگی سے (اپنے نتائج مرتب کرتے رہتے ہیں)۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾

24- (ان حقائق کے باوجود جو لوگ فیصلے کے دن کو) جھٹلاتے رہتے ہیں (تو یاد رکھیں کہ) وہ دن ان کے لئے تباہی و بربادی والا ہوگا (کیونکہ وہ اُس دن کا انکار کرتے رہنے کی وجہ سے ہی بُرائی پر بُرائی کرتے رہے اس لئے انہیں سخت عذاب ملے گا، 2/284)۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

25- (اب یہ لوگ اپنی پیدائش کے مراحل کے بعد خارجی کائنات پر غور کریں اور دیکھیں کہ) کیا ہم نے زمین کو ایسا نہیں بنایا (کہ وہ جاندار اور بے جان اشیاء) کو سمیٹے ہوئے (کس تیزی سے چلی جا رہی ہے)۔

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾

26- (اسی لئے ہم نے زمین کو) زندوں اور مُردوں کے لئے (سمیٹ رکھنے والی بنا رکھا ہے)۔

وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾

27- اور (پھر ایک طرف) اس میں اتنے اونچے اونچے پہاڑ ہیں (جو اپنے اپنے مقام پر محکم کھڑے ہیں اور دوسری طرف انہی میں سے پھوٹتے ہوئے چشموں اور دیگر ذرائع سے) ہم نے تمہیں شیریں پانی پلانے (کا بندوبست کر رکھا ہے)۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾

28- (ان حقائق کے باوجود جو لوگ فیصلے کے دن کو) جھٹلاتے رہتے ہیں (تو یاد رکھیں کہ) وہ دن ان کے لئے تباہی و

بربادی والا ہوگا۔(کیونکہ وہ اس دن کا انکار کرتے رہنے کی وجہ سے ہی بُرائی پر بُرائی کرتے چلے گئے)۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

29-(چنانچہ جب فیصلے کا دن طاری ہو جائے گا اوران کی تباہی ان کے سامنے کردی جائے گی تو ان سے کہہ دیا جائیگا کہ)تم چلواس (عذاب) کی طرف جس کوتم جھٹلایا کرتے تھے،38/26۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾

30-(اور) چلوتم اس سائے کی طرف (جسے عذاب بنا دیا گیا ہے۔اور جو) تین شاخوں والا ہے(جس کی ایک شاخ سر کے اوپر چھائی ہوئی اور دوشاخیں انسان کو آگے اور پیچھے سے گھیرے ہوئے ہوں گی۔اوراس میں گھرا ہوا انسان کسی طرف سے نہیں نکل سکے گا)۔

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾

31-وہ ایسا سایہ ہوگا جو نہ ٹھنڈک پہنچا سکے گا اور نہ ہی آگ کی تپش سے بچا سکے گا۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾

32-اور یقیناًوہ (آگ ایسی ہوگی جو)محلوں جیسے (بڑے بڑے اوراونچے اونچے) شعلے پھینکنے والی ہوگی۔

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾

33-(ان اچھلتے ہوئے شعلوں کو دیکھ کریوں لگے گا) گویا کہ وہ زرداونٹ ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾

34-(اس آگاہی کے باوجود جولوگ فیصلے کے دن کو) جھٹلاتے رہتے ہیں (تو یادرکھیں کہ) وہ دن ان کے لئے تباہی و بربادی والا ہوگا (کیونکہ وہ اس دن کا انکار کرتے رہنے کی وجہ سے ہی بُرائی پر بُرائی کرتے چلے گئے)۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

35-اس دن (نازل کردہ سچائیوں کو جھٹلانے والوں) کو بولنے تک کی (سکت) نہیں ہوگی۔(اوراس کی ضرورت بھی نہیں ہوگی کیونکہ اس وقت جرائم اوران کے نتائج خود بخود بے نقاب ہوکر سامنے آجائیں گے17:13-14)۔

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

36-اور(اسی لئے) نہ ہی انہیں اس کی اجازت ہوگی کہ وہ کوئی عذرپیش کرسکیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾

37-(لہٰذا، اس آگاہی کے باوجود جو لوگ فیصلے کے دن کو) جھٹلاتے رہتے ہیں (تو یاد رکھیں کہ) وہ دن ان کے لئے تباہی و بربادی والا ہوگا (کیونکہ وہ اس دن کا انکار کرتے رہنے کی وجہ سے ہی بُرائی پر بُرائی کرتے چلے گئے)۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾

38-(ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہ فیصلے کا دن ہے جس کے لئے ہم نے تم سب اولین (و آخرین) کو اکٹھا کیا ہے۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾

39-(اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نازل کردہ نظام کے خلاف بڑی بڑی تدبیریں کیا کرتے تھے) لیکن پھر بھی اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر باقی ہے تو اسے بھی ہمارے خلاف آزما کر دیکھ لو۔ (مگر اب کوئی تمہاری تدبیر تمہیں عذاب سے نہیں بچا سکے گی)۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ ع 1 40 21

40-(لہٰذا، اس آگاہی کے باوجود جو لوگ فیصلے کے دن کو) جھٹلاتے رہتے ہیں (تو یاد رکھیں کہ) وہ ان کے لئے تباہی و بربادی والا دن ہوگا (کیونکہ وہ اس دن کا انکار کرتے رہنے کی وجہ سے ہی بُرائی پر بُرائی کرتے چلے گئے)۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾

41-(ان کے برعکس) یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ لوگ جنہیں اپنے اوپر اس قدر اختیار تھا کہ وہ خطرناک نتائج کے خوف سے اللہ کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے پرہیز کرتے رہے (متقین) (تو وہ حسین وخوشگوار) سایوں میں ہوں گے اور انہیں ایسے چشمے میسر ہوں گے (جن کے مشروب پاکیزہ، خوشگوار، خوشبو اور لذت آور سُرور مہیا کرنے والے ہوں گے، 76/5,6,18)۔

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾

42-اور وہ جیسے چاہیں گے انہیں ویسے ہی میوے میسر آئیں گے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

43-(اور ان سے کہا جائے گا) کہ یہ سب تمہارے اعمال کے بدلے میں (میسر کیے گئے ثمرات ہیں) جنہیں تم مزے لے لے کر کھا پی سکتے ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾

44-لہٰذا، یہ حقیت ہے کہ وہ لوگ جو زندگی میں حسن وتوازن پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں تو ہم انہیں

ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۵﴾

45-(بہرحال، یہ ہیں وہ لوگ جنہیں تباہی و بربادی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا لیکن اس آگاہی کے باوجود جو لوگ فیصلے کے دن کو) جھٹلاتے رہتے ہیں (تو یاد رکھیں کہ) وہ ان کے لئے تباہی و بربادی والا دن ہوگا (کیونکہ وہ اس دن کا انکار کرتے رہنے کی وجہ سے ہی بُرائی پر بُرائی کرتے چلے گئے)۔

كُلُوۡا وَتَمَتَّعُوۡا قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿۴۶﴾

46-(لہٰذا، اے نوعِ انسان تمہیں یہ آگاہی دی جاتی ہے کہ وہ لوگ جو نازل کردہ سچائیوں کا انکار کرنے والے ہیں ان سے کہہ دو کہ) تم کچھ (عرصے کے لئے) کھا پی لو اور تم (عارضی) فائدے اٹھالو، مگر یہ حقیقت ہے کہ تم اپنا شمار مجرموں میں کرواتے جارہے ہو۔

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۷﴾

47-(یہی وجہ ہے کہ جو لوگ فیصلے کے دن کو) جھٹلاتے رہتے ہیں (تو یاد رکھیں کہ) وہ ان کے لئے تباہی و بربادی والا دن ہوگا (کیونکہ وہ اس دن کا انکار کرتے رہنے کی وجہ سے ہی بُرائی پر بُرائی کرتے چلے گئے)۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا يَرۡكَعُوۡنَ ﴿۴۸﴾

48-اور (اسی لیے یہ لوگ ایسے ہیں کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم (نازل کردہ احکام وقوانین) کے سامنے جھک جاؤ تو یہ ان کے سامنے نہیں جھکتے۔

وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾

49-(اور ان حقائق اور سبق آموز آگاہی کے باوجود یہ لوگ فیصلے کے دن کو) جھٹلاتے چلے جاتے ہیں (نتیجہ یہ نکلے گا کہ جب یہ) دن طاری ہوگا تو یہ ان کے لئے تباہی و بربادی والا (دن ثابت) ہوگا (اور اس تباہی کا سامنا انہیں اس لئے کرنا پڑے گا کہ وہ اس دن کا انکار کرتے رہنے کی وجہ سے بُرائی پر بُرائی کرتے چلے گئے)۔

فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۭ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾ ع 2/10/22

50-بہرحال (نازل کردہ سچائیوں سے انکار کرنے والوں کو مختلف اُمور اور حقائق کی آگاہی نہایت وضاحت سے عطا کر دی گئی ہے۔ اگر یہ لوگ اس پر بھی ایمان نہیں لاتے تو ان سے پوچھو کہ) اِس کے بعد وہ کون سی بات ہوگی جس سے یہ نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی حالت میں داخل ہوں گے (یؤ منون)۔